

سے اس کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں۔

شامِ صحرا

از: — حمید جالندھری

ملنے کا پتہ: مکتبہ کارواں - پتھری روڈ - لاہور

کتابت، طباعت، کاغذ، جلد، سرورق، دیدہ زیب - صفحات ۲۶۸، قیمت بارہ روپے چودھری عبد الحمید یوں تو اہل علم میں بہت معروف ہیں، لیکن یہ کم لوگوں کو معلوم تھا کہ وہ درحقیقت حمید جالندھری ہیں اور اس دور کے بہترین شاعر ہیں۔ اب ”شامِ صحرا“ کے نام سے ان کا مجموعہ کلام شائع ہوا تو پتہ چلا کہ وہ شعر و شاعری کا کتنا پاکیزہ اور عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ یہ شعر ان ہی کا ہے۔ اور اندازہ کیجیے، کتنا اچھا شعر ہے:

سینے میں رازِ عشق چھپا یا نہ جائے گا

یہ آگ وہ ہے جس کو دبایا نہ جائے گا

ایک جگہ کہتے ہیں:

آگے وہ مجھ خستہ جاں پر یوں کرم فرما گیا

کوئی دم بیٹھا دلِ ناشاد کو بہلا گیا

کون لاسکتا ہے تاب اس کے رخِ پُر نور کی

جس طرف سے ہو گے گزرا برق سی لہرا گیا

اس مجموعہ کلام پر ملک کے مشہور اہل قلم میرزا ادیب نے ایک معلومات افزا مقدمہ

سپر دقلم کیا ہے، جس کے آخر میں وہ لکھتے ہیں:

”شامِ صحرا کے متعلق کم سے کم بات جو کہی جاسکتی ہے، وہ یہ ہے کہ یہ ”شامِ صحرا“ اپنے

افکار کی ضیا افروزی کے لحاظ سے ایک ایسی صبحِ درخشاں کا روپ دکھا رہی ہے، جس کا دامن

جلوہ ہائے رنگارنگ سے لبریز ہے اور میں بڑی مسرت سے اس کا خیر مقدم کرتا ہوں۔“

امید ہے اہل ذوق، شامِ صحرا کے مطالعہ سے اپنے لیے مزید سامانِ ذوق فراہم کریں گے۔

(م۔ ل۔ ب)